Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۸ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۸ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۸

## منصب ضروری نہیں۔ تقویٰ ضروری ہے

مناصب کے نتیجہ میں انسان کو خدمت کا زیادہ موقعہ ملتا ہے لیکن خدا کے ہاں عزت کا مقام پانے کیلئے منصب ضروری نہیں تقویٰ ضروری ہے۔ پس اگر منصب تقویٰ سے خالی ہوگا تو اللہ کے ہاں وہ منصب عزت سے خالی ہو جائے گا۔ اگر منصب تقویٰ سے بھرا ہوا ہوگا تو وہ منصب بھی عزت کے لائق اور وہ تمام افراد جماعت جو اپنی اپنی جگہ بغیر مناصب کے صاحب تقویٰ ہیں۔ وہ بھی خدا کے حضور عزت کا مقام پائیں گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"چاند، سورج اور سیّاروں کی تاثیرات کے ہم قائل ہیں۔ ان سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اس وقت بھی ان کی تاثیرات کا اثر بچّے پر ہوتا ہے۔ یہ امر شریعت کے خلاف نہیں۔ اسی واسطے ہمیں اُن کے ماننے میں انکار نہیں۔ نباتات میں چاند کی روشنی کا اثر بیّن طور سے ظاہر ہے۔ چاند کی روشنی سے پھل موٹے ہوتے ہیں۔ ان میں شیرینی پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں نے اناروں سے چٹخنے کی آواز تک بھی سُنی ہے۔ جو چاند کی روشنی کے اثر سے پھُوٹتے ہیں۔ اس سے زیادہ جو حصّہ پیچیدہ اور ثابت شدہ نہیں اس کے ماننے کے واسطے ہم تیار نہیں ہیں۔ قرآن شریف میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ چاند، سُورج اور تمام سیّارے انسان کے خادم اور مفید مطلب ہیں اور ان میں انسانی فوائد مرکوز ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۷۷)

## محترم چوہدری شبیّر احمد صاحب
## ڈش انٹینا پر

ربوہ: ۳۰ مئی۔ محترم چوہدری شبیّر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید کی ایک نظم ان کی اپنی خوبصورت آواز میں ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا بھر میں دیکھی اور سُنی گئی۔ اس نظم کا عنوان ہے

جسوال بھائیوں کو محبت بھرا اسلام

اس نظم میں جسوال برادران کو ڈش انٹینا کا نظام جاری کرنے پر جماعت احمدیہ کے افراد کے جذبہ تشکّر کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کو محبت بھرا اسلام پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ایک بند ملاحظہ ہو۔

ترسے ہوئے تھے دید کو یہ آپ کے غلام
مغرب کی طرف دیکھتے رہتے تھے صبح و شام
آخر خدا نے کر دیا اک ایسا انتظام
دیدِ جمالِ یار کا قائم ہوا نظام
جسوال بھائیوں کو محبت بھرا اسلام

## تقریب شادی

مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان وایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد) کی تقریب عقد ثانی نہایت سادگی سے ۲۱ مئی ۱۹۹۳ء کو انجام پائی۔ بارات کا نہایت مختصر قافلہ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی معیّت میں ربوہ سے ملتان پہنچا۔ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب امیر ضلع ملتان نے اپنے گھر استقبال اور چائے وغیرہ کا اہتمام کیا۔ بعد نماز جمعہ بیت الذکر ملتان چھاؤنی میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے نکاح کا اعلان کیا۔ جو مکرمہ نصرت حفیظ صاحبہ (بی۔ ایس سی) بنت مکرم پروفیسر ملک حفیظ احمد اعوان صاحب کے ساتھ طے پایا۔ موصوفہ مکرم میاں غلام رسول اعوان صاحب آف ڈیرہ غازی خاں کی پوتی اور مکرم اخوند محمد اکبر خان صاحب (آف ملتان) کی نواسی

باقی صفحہ ۷ پر

## بیویوں کو بھی چاہیئے کہ وہ سکینت بنیں

### اقتباس از خطبہ امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"بیویوں کو بھی تو چاہیئے کہ وہ سکینت بنیں۔ بعض بیویوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ اپنے میاں کے لئے تیار نہیں ہوتیں غیروں کے لئے ہوتی ہیں۔ بد نہیں ہوتیں نیتیں خراب نہیں ہوتیں۔ لیکن ہمارے معاشرے کا یہ قصور ہے اور کچھ عورت کی فطرت کے اندر یہ بات داخل ہے کہ بن سج کر اپنی طرف کھینچے۔ اس رجحان کو نظم و ضبط کے اندر رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے پردے کی تعلیم دی ہے اور یہ رجحان عورت میں مرد کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلتی ہیں تو تیار ہونے میں بہت وقت لیتی ہیں۔ خاوند بیٹھا انتظار کر رہا ہے کہ چلو دیر ہو رہی ہے۔ دوکانیں بند ہو جائیں گی یا سورج سر پر چڑھ آیا۔ چلو باہر چلیں لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں ذرا تیار ہو جاؤں اور گھر آتے ہی ساری تیاری ختم۔ جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہاں زینت دکھاؤ وہاں کوئی زینت دکھانے کی طرف توجہ نہیں۔ تہ بنانے کی توجہ ہے۔ جن کے متعلق فرماتا ہے کہ یہاں زینت چھپاؤ وہاں زینت دکھانے کے لئے چل پڑتی ہیں۔ تو عورتوں نے خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رکھی ہے۔ اپنی زینتوں کو اپنے خاوندوں کے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے بنائیں۔ زینت سے مراد صرف ایسی زینت نہیں ہے جو خیالات کو کسی خاص سمت میں موڑے۔ زینت سے مراد ہر وہ زینت ہے جو حُسن خلق کی زینت یا ایسی اداؤں کی زینت ہے مثلاً باتوں کی طرز۔ چلنے کی طرز۔ کپڑے پہننے۔ بننا، سجنا۔ پاک صاف رہنا۔ یہ وہ زینتیں ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے صرف خاوندوں کو شامل نہیں فرمایا بلکہ گھر کے بچّوں کو اور تمام محرموں کو شامل فرما دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کا یکطرفہ ترجمہ نہ کرنا۔ عورت کو اپنے گھر میں، رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہیئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ احسان ۱۳۷۲ ہش — ۸۔ جون ۱۹۹۳ء

# کام اور عبادت

اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں دئے ہیں تو انسان کوئی نہ کوئی کام کرتا ہی ہے۔ وہ کام تو ہاتھ پاؤں ہی سے کرتا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اس کے ہاتھ پاؤں کو چلانے کے لئے کوئی محرک بھی ہوتا ہے۔ یہ محرک انسان کا دماغ ہے۔ بات دماغ میں آتی ہے۔ اور انسان فیصلہ کرتا ہے کہ اسے یوں سرانجام دینا چاہیئے۔ ہاتھوں سے یا پاؤں سے۔ اور پھر وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے۔ تو گویا کہ ہاتھ پاؤں کسی کے اشارے پر ہلتے ہیں۔ اور بامعنی کام کرتے ہیں۔ بے معنی کام تو وہ کسی کے اشارے کے بغیر بھی کر سکتے ہیں مثلاً دماغ کام نہ کر رہا ہو اور ہاتھ پاؤں ہلائے جا رہے ہوں تو یقیناً وہ دماغ کے اشارے اور رہنمائی کے بغیر ہی ہل رہے ہوں گے۔ دماغ کے اشارے یا اس کی رہنمائی کے بھی کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں۔ ان اغراض و مقاصد کا نام ہم نیّت یا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہر کام کسی نیّت یا کسی ارادہ سے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے کاموں میں بے ترتیبی ہو یا یوں لگے کہ ان کے پس منظر میں کوئی نیّت یا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن ایک تو ایسا ہوتا بہت کم ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بے نیتی بھی تحت الشعور کی نیت ہی ہے۔ ہم جانتے بھی نہیں اور تحت الشعور میں ہمارا کوئی نہ کوئی ارادہ ہوتا ہے۔ تحت الشعور سے بھی آگے بڑھ کر لاشعوری کیفیت ہے۔

ہم جو کام بھی کرتے ہیں۔ جانتے ہوئے یا بغیر جانے۔ یا اپنے آپ کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اپنے مفاد میں کرتے ہیں۔ اور اپنی دلچسپی کے لئے کرتے ہیں یا دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کے مفاد میں کرتے ہیں۔ اگرچہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے جو کام کرتے ہیں ان سے بھی ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی ان میں ہمارا مفاد نہ بھی ہو تو ہم اس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ کہ کسی کے مفاد میں کام کر کے اچھا ہی کیا ہے۔

ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم یہ سوچیں کہ بنیادی طور پر نہ ہم اپنے آپ کو خوش کریں نہ غیروں کو بلکہ خدا کو خوش کریں اور اس کی رضا کے مطابق کریں تو ہمارے کام بھی ہو جائیں گے اور ہمارا ہر کام عبادت بھی بن جائے گا۔ چاہے کوئی کام ہو۔

---

دیکھتے رہیئے کہ حالات بدل جائیں گے
جن کو لوگوں نے گرایا ہے سنبھل جائینگے

آسماں کو تو ہمیشہ سے زمیں سے ضد ہے
جن کو چلنا ہے اکڑ کر وہ پھسل جائیں گے

ــــــ ابوالاقبال

---

سنبھلی نہ مجھ نحیف سے تیرِ نظر کی چوٹ
دِل کی اگر بچائی تو کھائی جگر کی چوٹ

تیغِ نگاہ کی چوٹ تھی۔ تیرِ نظر کی چوٹ
دِل پر پڑی خبر نہیں پہلے کدھر کی چوٹ

تیری نگاہِ لُطف نے لُوٹا سکونِ دل
دَم بھر کی عیش میں تھی نہاں عمر بھر کی چوٹ

ہوتا جو تجربہ تیرے اندازِ حُسن کا
ہوتی نہ یوں شدید دلِ بے خبر کی چوٹ

ناز و اَدا کے وار تمہارے تو ہو چکے
اب یہ بھی دیکھ لو جو دکھائے اُدھر کی چوٹ

احباب اشک ریز تھے اغیار طعنہ زن
دونوں بچائیں مَیں نے اِدھر اور اُدھر کی چوٹ

اس کی کسک رہے گی میرے دل میں عمر بھر
ایسی لگی ہے خنجرِ بیداد گر کی چوٹ

اَے خود پرست حُسن پر اترا نہ اس قدر
کھانا پڑے گی دستِ فلک کے اثر کی چوٹ

بیٹھو تو میرے دل میں کہ تم کو دکھاؤں مَیں
یہ حال کی ہے اور یہ ہے پیشتر کی چوٹ

آئینہ آپ دیکھ کے خود محو ہو گئے
کھاتے نہ کیوں مزے سے کہ تھی اپنے گھر کی چوٹ

وہ سُن کے رو دئے میری فرقت کی داستاں
ان سے سنبھل سکی نہ میرے نامہ بَر کی چوٹ

ہلکا تھا خونِ قاتلِ شیریں اَدا کا کیا
دیکھی گئی نہ گوہرِ خستہ جگر کی چوٹ

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

کجا دلے کہ درو خشیتِ خدا باشد
کجاست مردمِ چشمیکہ باحیا باشد

ایسا دل کہاں ہے جس میں خدا کا خوف ہو اور ایسی پُتلی آنکھ کی کہاں ہے جس میں شرم و حیا ہو

بجاہ و منصبِ دنیا مناز اے ہشیار
کہ ایں تنعّم و عیشت نہ دائما باشد

دنیاوی عزت اور عہدوں پر اے سمجھدار انسان ناز نہ کر کہ تیرا یہ عیش و آرام دائمی نہیں ہے

چو خواب بگذرد ایں وقتِ خوش کہ میداری
طمع مدار کہ ایں حال را بقا باشد

تیرا یہ اچھا زمانہ خواب کی طرح گذر جائے گا۔ یہ امید مت رکھ کہ یہ حال ہمیشہ اسی طرح باقی رہے گا

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں کہ دل وہی حقیقی طور پر دل کہلانے کا مستحق ہے جس میں خدا کا خوف ہو لیکن ایسے دل بہت کم ہیں۔ اسی طرح آنکھ وہی حقیقی آنکھ ہے جس میں حیا ہو اور ایسی آنکھیں بھی بہت کم پائی جاتی ہیں۔ یہ تبصرہ ہے دُنیا کی کیفیت پر اور دُنیاوی لوگوں کی خدا تعالیٰ کی طرف سے غفلت پر۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ لوگوں کے پاس دنیاوی دولت موجود ہے۔ اس دنیاوی دولت کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ یہ ہمیشہ ان کے پاس رہے گی۔ یہ نادانی کی علامت ہے۔ سمجھدار انسان اپنے مال اور اپنے ساز و سامان پر کبھی ناز نہیں کرتا۔ اُسے یہ بات خوب اچھی طرح معلوم ہوتی ہے کہ آج یہ چیزیں اس کے پاس ہیں ہو سکتا ہے کہ کل یہ اُس کے پاس نہ ہوں۔ اس کی بھی دو کیفیات ہیں۔ انسان ان چیزوں سے محروم ہو سکتا ہے یا خود ہی ان چیزوں کو چھوڑ کر اس دُنیا کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور دوسری دُنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ حضور اس لئے ان لوگوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں جو عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان میں ہمیشہ اسی بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اسی کی رضا کے مطابق یہ سب کچھ اسی کے پاس رہ سکتا ہے انسان یہ خواہش کرے کہ عیش و آرام کی تمام چیزیں اس کے پاس ہمیشہ موجود رہیں تو یقیناً اس کی یہ خواہش پُوری نہیں ہو سکتی۔ حضور فرماتے ہیں کہ اچھے دن تو خواب کی طرح گزر جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ غم کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور دیر پا بھی۔ جہاں تک خوشیوں کا تعلق ہے وہ ایسا لگتا ہے کہ جھٹ پٹ گزر جاتی ہیں۔ اس لئے اگر انسان عیش و آرام سے دل لگائے تو یقیناً وہ وقت بہت قریب ہے کہ اُسے ایسا کرنے پر افسوس ہو گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اسی کے ہو کر رہیں۔ ہمارے دل میں اس کی محبت اس طرح جاگزیں ہو کہ ہم اس کے بغیر ایک لمحہ بھی زندہ رہنا گوارا نہ کر سکیں۔ ہم ہر بدی اور برائی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جس حال میں رکھے ہم اسی میں خوش رہیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

---

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ___ نون سین

# عراقی شیعہ

عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ شیعہ لوگوں کو کُلی طور پر ختم کر دینے کے لئے کارروائیاں کر رہا ہے۔ عراق نے اس بات کی ہمیشہ پُر زور تردید کی ہے اب کہا جاتا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے دو اراکین نے اس علاقے کا دورہ کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے وہاں پر کوئی ایسی علامت نہیں دیکھی جس سے یہ پتہ لگ سکے کہ عراق شیعہ لوگوں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ وہاں کے شیعہ لوگوں نے بھی بتایا کہ ہماری یہ دلدلی زمین بالکل ایسی پُر سکون ہے جیسا کہ ہمارے وہ پانی جہاں ہم صدیوں سے مچھلیاں پکڑتے چلے آرہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے اتحادی اور بغداد کے باغی تارکین وطن دن رات اس پراپیگنڈے میں مصروف رہتے ہیں کہ بغداد بستیوں کی بستیاں تباہ کرتا چلا جا رہا ہے اور وہ کسی قسم کی مخالفت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دس ہزار کی ایک آبادی کو جہاں حکومت کے مخالف رہتے تھے، صاف کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگ عراق سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ انہیں شکوہ یہ ہے کہ امریکہ کے جہاز ہر وقت ان کے سروں پر منڈلاتے رہتے ہیں اور اس طرح ان کی زندگی کا سکون برباد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر وقت ہمارے بچے اور عورتیں خوفزدہ رہتی ہیں اور ان جہازوں کی پروازوں کی یہاں کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں امریکہ برطانیہ اور فرانس نے عراق کی پروازوں کو بند کیا ہوا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ علاقہ عراق کا حصّہ ہے لیکن اس کے متعلق فیصلے امریکہ برطانیہ اور فرانس کرتے ہیں۔ عراق اگر اس کی خلاف ورزی کرے تو یقیناً دوبارہ خلیج کی جنگ چھڑنے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے جو کسی طرح بھی کسی کے لئے مفید نہ ہو گی۔

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے دو افراد جنہوں نے دورہ کیا ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے وہاں کوئی عراقی غیر معمولی حرکت نہیں دیکھی۔ وہاں کے لوگ سکون کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اگر انہیں کسی سے شکایت ہے تو وہ امریکہ کے اتحادیوں سے ہے کہ وہ جہازوں کی پرواز سے ان کا سکون برباد کرتے ہیں۔

---

# ایران / عراق / امریکہ

ایران اور عراق کے ساتھ امریکہ کی دشمنی وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ اب کلنٹن انتظامیہ کے سینیئر افسروں نے یہ عندیہ دیا ہے کہ چونکہ مستقبل قریب میں اس بات کی امید نہیں کی جا سکتی کہ عراق اور ایران کے لیڈروں کے امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر ہو سکیں گے اس لئے کوشش یہ کی جانی چاہیئے کہ ان دونوں کو عالمی برادری سے دور سے دور تر کر دیا جائے۔ اگرچہ اس قسم کی پالیسی الفاظ میں تو بیان نہیں کی جاتی۔ لیکن مختلف امور دیکھ کر اندازے لگائے جا سکتے ہیں کہ حکومت کا عندیہ کیا ہے۔ اور یہ اندازے لگائے جانے کسی صورت بھی مشکل نہیں ہیں۔ ایران اور عراق کے متعلق یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ انہیں دنیا کے کسی حصے سے کسی قسم کی مدد نہ مل سکے۔ اور ایک لمبے عرصے تک انہیں کمزور رکھا جائے بلکہ کمزور سے کمزور تر کر دیا جائے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عراق کے سلسلے میں امریکہ کی یہ شکست ہے کہ وہ اس بات پر زور دیتا تھا کہ صدر صدام حسین کو اس کے عہدے سے ہٹا دینا چاہیئے لیکن اب وہ اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ باوجود جنگ میں خاصا نقصان ہونے کے صدر صدام نے اپنے ملک کی تعمیر نو کر لی ہے۔

---

توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# کاغذی ہے پیرہن

لیگوس ۔ نائیجیریا ۔ بیں او جو گبوا سٹریٹ پر ایک طرف ہماری بیت الحمد تھی اور دوسری طرف مالکیوں کی مسجد اور اگرچہ یہ تصویر ہماری بیت الحمد کے سامنے بھی لی جاسکتی تھی۔ لیکن مالکیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے والوں سے خاصے اچھے تعلقات ہونے کی بنا پر اس مسجد کو یادگار کے طور پر رکھنے کے لئے یہ تصویر ان کی مسجد کے سامنے لی گئی۔ یہ لوگ نہایت محبت سے ملتے تھے اور جب بھی ملتے تھے حال احوال یوں پوچھتے تھے جیسے خاصے دوستانہ تعلقات ہوں مغرب کی نماز کے بعد یہ لوگ ورد کیا کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ ورد کرتے ہوئے ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت یہ سب دوست احتراماً کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے یا نہیں اس میں کیا شک ہے کہ احتراماً کھڑے ہو جانا ان سب کی نیکی پر دلالت کرتا ہے۔

یہ تصویر جو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر میجر (ریٹائرڈ) محمد شاہ نواز صاحب کے اعزاز میں لی گئی تھی۔ اس میں لیگوس کی احمدیہ جماعت کے بزرگ اور نوجوان اور بچے خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ بزرگوں میں ہمارے صدر مکرم ایس۔ او بکری صاحب، مسٹر حمزہ سینالو، ڈاکٹر ایف سلاؤ (ڈاکٹر صاحب موصوف ایک وقت میں نائیجیریا کی میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے تھے۔) مسٹر اے۔ بی۔ آئی کوکوئی جن کے دو تین بچے ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے تھے اور اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس نائیجیریا پہنچ گئے مسٹر آئی۔ ڈی۔ اولوکدانا جو ملازم تو کسٹمز کے محکمہ میں تھے لیکن حکومت کے جس محکمے سے بھی تعلق پیدا کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ محترم حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب اور ان کے بعد خاکسار بھی مسٹر آئی۔ ڈی۔ اولوکودانا ہی کو آگے کرتے تھے۔ یہ خدا کے فضل سے خاصا اثر و رسوخ رکھنے کے باعث ہر جگہ سے کامیاب آتے۔ اخبار "ٹروتھ" کے سلسلے میں بھی ان کی خدمات یادگار رہیں گی۔

مسٹر حمزہ اکنو جو پہلے غانا میں احمدیہ سکولوں میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے پھر جب ۱۹۸۱ء میں لیگوس میں احمدیہ سکول کھولا گیا تو چونکہ یہ نائیجیریا ہی کے رہنے والے تھے اس لئے نائیجیریا واپس آگئے اور اس سکول میں تدریسی فرائض سرانجام دینے لگے۔ ان کی باتیں تو بہت سی ایسی ہیں جو ہمیشہ یاد رہیں گی اور جن کا انتہائی خلوص کے ساتھ تعلق ہے لیکن جس لگن کے ساتھ یہ اخبار "ٹروتھ" کی اشاعت کا انتظام کرتے تھے وہ بات ہمارے لئے قابل فخر ہے۔ یہ نہ دن دیکھتے تھے نہ رات ہر وقت اخبار "ٹروتھ" لئے پھرتے تھے اور اسے لوگوں میں متعارف کرواتے تھے اور خود وینڈر کی حیثیت سے بیچتے بھی تھے۔ ایک شخص جس نے اچکن پہنی ہو اور سر پر سبز پگڑی جب اخبار "ٹروتھ" ہاتھ میں لے کر نکلے گا تو یقیناً لوگوں کی توجہ اسکی طرف عام حالات کی نسبت زیادہ ہو گی۔ چنانچہ اس وجہ سے بھی آپ اخبار "ٹروتھ" متعارف کروانے میں بہت کامیاب ثابت ہوتے تھے۔ مطالعے کا آپ کو شوق تھا۔ آپ کسی انگریزی کتاب کا نام لیجئے تو یوں لگتا تھا کہ مسٹر حمزہ اکنو نے وہ کتاب پڑھی ہوئی ہے۔ ہر وقت ان کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کتاب دیکھی گئی۔

مسٹر ٹامسن، مسٹر ہاشم ابراہیم جنہوں نے دعوت الی اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور نہایت اخلاص کے ساتھ ملک کے مختلف حصوں میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا مسٹر ایم۔ بی۔ اے ایبن جو کام تو ڈیلی ٹائمز میں کرتے تھے۔ لیکن وہاں کے سب سے بڑے سیاسی اخبار دی ویسٹ افریقن پائلٹ کے کالم نویس بھی تھے اور اسی طرح لیگوس کے کئی دیگر بزرگ نوجوان اور خاصی تعداد میں بچے اس تصویر میں موجود ہیں۔ یہ تصویر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کے اعزاز میں لی گئی تھی اس میں محترم ڈاکٹر میجر محمد شاہ نواز صاحب بھی ہیں اور اسی طرح مکرم شیخ مولانا نور احمد صاحب منیر بھی۔ آپ عربی زبان کے ماہر ہیں اور عرب ممالک میں بھی نائیجیریا آنے سے قبل دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے تھے آپ کو لیگوس میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا اور اس کے علاوہ الاردن میں بھی۔ جہاں آپ احمدیہ عربک سٹڈیز کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ محترم ڈاکٹر میجر محمد شاہ نواز صاحب سب سے پہلے احمدی ڈاکٹر تھے جنہوں نے سیرالیون میں جا کر طبی خدمات کا آغاز کیا۔ جب آپ سیرالیون پہنچے تو ایک عیسائی رسالے نے جس کا نام کریسچین ڈائجسٹ تھا آپ پر ایک نوٹ لکھا اور عیسائیوں کو اس بات پر متنبہ کیا کہ احمدیہ جماعت نے دیگر امور کے علاوہ اب طبی خدمات بھی سرانجام دینی شروع کر دی ہیں درحقیقت عیسائی مشنوں کو فوری طور پر اس بات کا خطرہ لاحق ہو گیا کہ ہماری طبی خدمات کی وجہ سے جو لوگ عیسائیت کی طرف مائل ہوتے تھے اب وہ احمدیت کی طرف مائل ہوں گے اس دفعہ جب آپ نائیجیریا تشریف لائے تو دراصل جانا تو سیرالیون ہی تھا۔ لیکن چند روز کے لئے نائیجیریا میں بھی قیام کیا۔ حضرت امام جماعت الثالث ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ مغربی افریقہ کے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر شفا رکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب جب نائیجیریا تشریف لائے تو آپ نے مختلف ہسپتالوں اور کلینکس میں جانا شروع کیا۔ چند ہی روز میں لیگوس میں اس بات کی دھوم مچ گئی کہ پاکستان سے ایک ڈاکٹر آئے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں بچوں کے لئے بہت شفاء ہے۔ ہر ہسپتال ڈسپنسری اور کلینک میں آپ کا نام لیا جانے لگا کہ وہ اس وقت سب سے زیادہ بچوں کے ماہر ڈاکٹر تھے۔ آپ نفسیات کے بھی ماہر معلوم ہوتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ بچوں کے ڈاکٹر کو نفسیات کا ماہر ہونا ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی فوجی وردی میں جب ہسپتالوں میں جاتے تھے۔ تو یہ بات بھی۔ یہاں کے دوستوں کیلئے بڑی پسندیدہ تھی۔ فوجی وردی میں ویسے ہی انسان خاصا بارعب لگتا ہے لیکن اگر اس رعب کے علاوہ اس کے کام کی بھی تعریف کی جاسکے تو یہ بات سونے پر سہاگہ والی بات بن جاتی ہے۔ محترم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب جتنا عرصہ نائیجیریا میں رہے اور یہ عرصہ صرف چند ایام پر ممتد ہوتا ہے۔ آپ نے احمدیہ مشن کے اعزاز میں اضافہ کیا کیونکہ آپ جہاں بھی جاتے تھے۔ وہاں احمدیہ مشن ہی کے ڈاکٹر کی حیثیت سے آپ کا تعارف کروایا جاتا تھا۔ ہندوستان اور پاکستان میں تو غالباً آپ تحریر کے لئے زیادہ معروف تھے لیکن مغربی افریقہ میں اور خاص طور پر نائیجیریا میں آپ اپنی طبی خدمات کے لئے زیادہ معروف رہے۔ حتیٰ کہ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ عیسائی مشنوں کی بھی توجہ اپنی طرف مبذول کی کہ ایک احمدی ڈاکٹر نے طبی خدمات کا فریضہ انجام دینا شروع کر دیا ہے۔

محترم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے فرزندان آج کل آپ کی جملہ تحریروں سے انتخابات شائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں سے متعدد تحریریں جو ریویو آف ریلیجنز، الفضل اور جماعت کے دیگر رسائل و جرائد میں شائع ہوئی تھیں۔ مجھے بھی دے گئے ہیں کہ میں ان سے انتخاب کروں میں سمجھتا ہوں کہ فی الحال تو انتخاب ہی کافی ہے لیکن وقت آنے پر یہ ساری تحریریں یکجا طور پر شائع ہو جانی چاہئیں۔ ان میں طب بھی ہے اور نفسیات بھی اور دین کے مسائل بھی گویا کہ یہ ہمہ جہت تحریریں ہیں جن کے لئے محترم شاہ نواز صاحب نے خاصی محنت کی ہو گی۔ یہ محنت کتابی صورت میں محفوظ ہو جانی چاہئے۔

اس تصویر میں بچوں کی ایک خاصی تعداد دیکھ کر ایک گونہ خوشی محسوس ہوتی ہے اور وہ اس لئے کہ یہی بچے خدا کے فضل سے جماعت میں دلچسپی لیتے ہوئے جب آگے بڑھے تو ان میں سے کئی ایک نے نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اس تصویر کو لئے ۲۳ سال ہو گئے ہیں اور ان میں سے کئی بچے اب بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ چکے ہیں یا یہ کہا جاسکتا ہے کہ بڑھاپے کی طرف رواں دواں ہیں اس لئے کہ ان میں سے اکثر کی عمریں اب ۵۰ اور ۶۰ سال کے قریب ہوں گی۔ جماعتی کاموں میں بچوں کی دلچسپی بھی نہایت لازمی امر ہے۔ اطفال الاحمدیہ ہی کل کو خدا کے فضل سے خدام الاحمدیہ کہلائیں گے اور خدام الاحمدیہ کا عرصہ پورا کرنے کے بعد یہی بچے انصار اللہ بن جائیں گے گویا کہ جماعت کی

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

## ڈان
۲۳۔ مئی ۱۹۹۳ء

شکیل احمد عباسی، رجسٹرار کاپی رائٹ حکومت پاکستان کراچی سے ڈان کے ۲۳۔ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں کہ "یہ میرا خط اپریل کے اس مضمون کے جواب میں ہے جس کا عنوان پائریسی آف ٹائٹلز (PIRACY OF TITLES) کتابی عنوانات کی چوری۔ ڈان ۱۶ اپریل کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ میں اس محنت کی داد دینا چاہتا ہوں جو فاضل مضمون نگار نے یہ بات بتانے کے لئے کی ہے کہ کون کون سے عنوانات (یعنی کتابوں کے نام) ڈرامے یا ناول کسی نے بغیر اجازت اور بغیر حوالہ دیئے شائع کئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی میرا فرض بنتا ہے کہ فاضل مصنف کو کاپی رائٹ کے قانون کے متعلق بعض قانونی وضاحتیں پیش کروں خاص طور پر جو ان کے اس جملہ سے تعلق رکھتی ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ کاپی رائٹ ایکٹ نے ان زیادتیوں کی "اجازت" دی ہو۔ لیکن ہر قانون کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور اسے کامن سنس کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔

میں مصنف کی توجہ کاپی رائٹ آرڈیننس ۱۹۶۲ء کی شقوں کی طرف دلانی چاہوں گا۔ اور خاص طور پر ان ترامیم کی طرف جو کاپی رائٹ ترمیم ایکٹ ۱۹۹۲ء میں درج ہیں۔ اگر مصنف نے ان شقوں کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ کاپی رائٹ قانون میں جو خاص حفاظتی اقدامات کئے ہوئے ہیں ان کو سراہتے۔ یہ اقدامات مختلف مصنفین قلم کار یا ادبی کتابوں کے لکھنے والوں کے سلسلے میں ہیں اور جو لوگ کاپی رائٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہیں یعنی چوری کرتے ہیں یا بغیر اجازت بعض چیزوں کو اسی طرح یا ان کے ترجموں کو چھین لیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ایسے معاملات کے سلسلے میں ایسی دفعات موجود ہیں کہ جن سے ایسا ممکن نہیں رہتا بلکہ اگر ایسا ہو جائے تو اس کا مکمل علاج بھی دیا گیا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص اس ایکٹ کی خلاف ورزی کرے اور کسی کا کوئی مضمون چرائے تو۔

جہاں تک سول علاج کا تعلق ہے یہ خط اس مصنف کے لئے جو اس سے متاثر ہوا ہو کاپی رائٹ بورڈ یا ڈسٹرکٹ جج کے پاس علاج موجود ہے اور اس سے بھی زیادہ مؤثر اور بہتر طریق پر کام آنے والا اور مجرموں کو ان چالوں سے روکنے والا علاج موجود ہے یہاں نہ صرف چوری کئے گئے مواد کو پکڑا جا سکتا ہے بلکہ ایک مجرم کو جس نے مواد چرایا ہو اسے کوئی بھی پولیس افسر بغیر کسی وارنٹ کے گرفتار کر سکتا ہے موجودہ وقت میں یہ جرم ایسا ہے جس کی ضمانت نہیں کروائی جا سکتی۔

اگر اس بات کی مزید وضاحت کی جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جو اقدام خاص طور پر کسی مصنف کے حقوق کی حفاظت کے لئے کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) مقررہ وقت سے تین سال بعد کے عرصے میں پبلشر کو قاعدے کے مطابق کتاب چھاپنا لازمی ہوگا۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو کتاب کے حقوق واپس مصنف کو مل جائیں گے۔ اور (B) کاپی رائٹ بورڈ کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ بتائیں یا فیصلہ کریں کہ کتنے عرصے تک کتاب کا شائع کیا جانا لازمی ہے۔ اور کب اس عرصے سے زیادہ وقت ہو جانے پر کاپی رائٹ واپس مصنف کو مل جانا چاہیئے یعنی کتنا عرصہ اگر کتاب نہ چھپے تو یہ بات مصنف کے حقوق مارنے والی بات ہو گی۔

کاپی رائٹ آرڈیننس کی بعض شقیں جو اس موضوع کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ ملاحظے اور استفادے کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

یہ شقیں جو (i)، (ii)، (iii)۔ ۲ (d) (i)۔ ۲ (d ii)، (Z f) ۳ (i) (A) (I) سے لے کر (۸) تک۔ ۱۳، ۱۴، ۱۸، ۳۹، ۵۶، ۵۹، ۶۰، ۶۵، ۶۶، 66A سے 66B تک، ۷۲، ۷۳، ۷۴، اور 74A۔

بات کو صحیح خطوط پر رکھنے کے لئے فاضل مصنف کو یہ بتایا جانا ضروری ہے اور اسے یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ کاپی رائٹ کا قاعدہ کہیں بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی مصنف کے ساتھ زیادتی کی جائے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے مضمون میں کہا۔ نہ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کو بہتر بنانے کے لئے اس میں ترامیم کی جائیں بلکہ اس کے بالمقابل توقع سے زیادہ احتیاطیں برتی گئی ہیں۔ اور علاج پیش کئے گئے ہیں تاکہ جس شخص سے زیادتی ہو وہ اس زیادتی سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ اور اس کا مواد چرایا نہ جا سکے۔ غیر مصدقہ طور پر چھینا نہ جا سکے اسے دوبارہ نہ شائع کیا جا سکے اور اس کی ادبی تحریروں کا ترجمہ نہ کیا جا سکے۔

---

## Piracy & copyright

APROPOS the article by "Ariel" captioned, "Piracy of titles," (*Dawn* April 16), I wish to commend the uphill task that the learned writer has undertaken in pointing out the unauthorised and unacknowledged use of certain titles / dramas / novels of certain authors. At the same time I also feel it my duty to clarify the legal position to the learned author as far as the Copyright Law is concerned with special reference to his remarks that the "Copyright Act may have allowed such excesses but every law could be improved and brought in consonance with common sense".

I would like to draw the attention of the author to the provisions of the Copyright Ordinance, 1962 and specially the recent amendments brought by the Copyright (Amendment) Act of 1992. Had he gone through them he would have appreciated that the Copyright Law has provided sufficient safeguard and protection to authors / writers of literary works against any possible infringement / piracy / unauthorised snatching or reproduction or translation of their works. Not only the system of registration of copyright in their works has been provided under law but also full-fledged remedial measures have been provided in case of any infringement or piracy.

Besides, civil remedial measures available to an aggrieved author/ writer before the Copyright Board or the District Judge, even more effective, efficacious and deterrent criminal remedies are available side by side whereby not only the pirated material may be seized but an offender / pirator can also be got arrested by a Police Officer even without a warrant as the offence is now cognizable and non-bailable. It would not be out of place to further mention here about the measures specifically taken to safeguard the author's rights such as that (a) 3 years period from the date of assignment has been provided within which a publisher shall have to publish the work under the agreement of assignment failing which the assigned work shall revert back to the author and (b) the Copyright Board has been invested with the power to determine/decide about any term of the assignment which is prejudicial to the interest of author/copyright owner.

Some of the relevant and important provisions of Copyright Ordinance are cited here for the perusal and benefit of the knowledge of the learned writer. These are Sections 2 (a) (i) (ii) and (iii), 2(d) (i), 2(zd) and (zf), 3(1) (a) (i) to (viii), 13, 14, 18, 39, 56, 59, 60, 65, 66, 66A to 66D, 72, 73, 74 and 74A.

In order to keep the record straight let the learned author know and be assured that the copyright law does nowhere allow the excesses as pointed out by him in his article. Nor does it require any improvement for bringing it in consonance with common sense. On the contrary more than sufficient safeguards and remedies are already available to an aggrieved writer/author to curb piracy and unauthorised snatching, reproduction and translation of his literary works.

SHAKIL AHMED ABBASI
Registrar of Copyrights
Government of Pakistan
Karachi

DAWN 23, MAY 1993.

---

(اس تراشے کا اردو ترجمہ ۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

## Every war is not *jehad*

I am sure every Muslim, nay every human being would be saddened by loss of human life and property wrought by the rockets raining on Kabul. Those killed are Muslims, rather good Muslims, most of whom do not miss their *salat-o-som* or other Islamic *faraiz*. Mosques are among the buildings destroyed.

Those who are hurling the rockets and artillery shells to kill Muslims and demolish mosques are the same who were called mujahideen. In Islam jehad is not an ordinary war for conquest of land. It is a fight to ensure human values as envisaged by Islam where human rights are sacred. Mujahid is an embodiment of Islamic virtues and, therefore, also custodian of human rights.

Every war fought between Muslims and non-Muslims is not jehad. Only that war is jehad which is fought by those with Islamic virtues fighting for the defence of Islamic values and human rights.

Those whose rockets and shells are killing Muslims in Kabul and demolishing mosques cannot be mujahideen by any definition. It would be an irony if they were the embodiment of Islamic virtues when fighting against the Russians and have now shed those virtues. Those in Pakistan who call themselves custodians of Islam knew that these very persons who are killing Muslims and demolishing mosques now were killing each other heartily while waging jehad against the Russians! Was it not duplicity?

I am constrained to say that those who cannot come together for a good cause, even if it is freedom fight and not jehad, they are defying Quranic injunction of *tavanu alall birre wat taqva*, meaning cooperate for good caus[illegible]

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک چھوٹی سی بات

**محترم مولانا محمد منوّر صاحب**

ربوہ سے لکھتے ہیں:

جب ہم ۱۹۵۲ء میں دوسری بار کسوموں شہر گئے اور جناب محمد حبیب اللہ صاحب جبوال کے ہاں مقیم ہوئے تو محمود اور سعید ان کے دو بچے بڑے تھے اور سکول میں داخل تھے محمد احمد چھوٹا تھا اور وسیم کی عمر تو ایک سال سے کچھ متجاوز تھی سعید جبوال کو تصویر کشی کا بہت شوق تھا۔ اور اس نے بڑے ہو کر اپنا ایک سٹوڈیو بھی بنا لیا تھا۔

لیکن وسیم جبوال تو بہت چھوٹا تھا اتنے چھوٹے بچے کے متعلق کوئی شخص بھی نہیں بتا سکتا کہ وہ بڑا ہو کر کیا بنے گا۔ محترم جبوال صاحب میں ایک یہ خوبی بھی تھی کہ وہ بچوں کے رجحانات میں دخل اندازی نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ ان رجحانات کو صحیح سمت کی طرف بڑھنے اور نشوونما پانے کا موقع دیتے تھے۔

اب جب میں اس شہرت اور نیکنامی کو دیکھتا ہوں جو عزیزم وسیم جبوال اور ان کے بھائیوں نے بین الاقوامی جماعت احمدیہ میں حاصل کر لی ہے اور اس کا مقابلہ اس ایک سال کے وسیم جبوال سے کرتا ہوں جسے میں نے کسوموں میں دیکھا تھا۔ تو سوچنے لگتا ہوں کہ ہمارے بچوں کے لئے ترقی اور شہرت کے کتنے اعلیٰ مقامات ریزرو ہو چکے ہیں۔

پھر میں سوچتا ہوں کہ ان بچوں نے کوئی خاص دینی تعلیم بھی حاصل نہیں کی تھی نہ مولوی فاضل نہ شاہد کی ڈگری حاصل کی تھی۔ لیکن اپنے ایمان۔ اخلاص اور جذبہ قربانی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنی مقبولیت اپنے ہاں سے عطا فرمائی کہ آج کل وہ پیارے آقا کے دست راست اور ساری جماعت کی آنکھوں کے تارے بنے ہوئے ہیں اور ہر شخص ان کے جذبہ اور خلوص کی فراوانی اور افزائش کے لئے دست بدعا رہتا ہے۔

جو چھوٹی سی بات میں اس وقت اپنے قارئین سے کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایمان اور قربانی کی بڑی قیمت ہے۔ بالخصوص اپنے پیارے بچوں اور نوجوانوں کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے اس دنیا میں ترقی کا ہر میدان اپنے بازو پھیلائے کھڑا ہے جس علمی اور سائنسی شعبہ میں بھی قدم رکھیں۔ پوری لگن محنت اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اس کو کمال تک پہنچائیں اور دنیا میں اپنا اور جماعت کا نام اونچا کریں۔ پیارے آقا سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ اور حضور کے سارے ارشادات سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں۔

یہی اثر میرے دل نے اس وقت لیا تھا۔ جب میں نے بیت بشارت ہسپانیہ کے افتتاح کی تقریب دیکھی اور سنی تھی۔ برادرم محترم کرم الٰہی صاحب ظفر اور ان کے بیٹے ڈاکٹر منصور نے ساری کارروائی کو جو انگریزی میں تھی ہسپانوی زبان میں منتقل کر کے مقامی لوگوں تک پہنچایا۔ بالخصوص ڈاکٹر منصور کی ہسپانوی زبان پر قدرت زبان کی روانی اور سلاست کو دیکھ کر اس نوجوان کے لئے میرے دل سے دعائیں اٹھ رہی تھیں۔ کیونکہ انہوں نے اس تقریب میں جان ڈال دی تھی۔

پھر جب مقامی صحافیوں سے حضور نے گفتگو فرمائی تو ترجمانی کا کام عزیز موصوف نے اتنی خوبی اور عمدگی سے کیا کہ دل عش عش کر اٹھا۔ صحافیوں کی باتیں وہ انگریزی اور اردو میں حضور کی خدمت میں پیش کرتے اور حضور کے ارشادات وہ مقامی زبان میں صحافی صاحبان تک پہنچاتے رہے۔

اگلے دن اخبار اس بابرکت تقریب کی رپورٹوں اداریوں اور تصاویر سے بھرے ہوئے تھے۔ اور یہ سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا۔ ریڈیو اور ٹی وی نے بھی دل کھول کر خبریں اور تبصرے براڈ کاسٹ اور ٹیلی کاسٹ کئے۔

میں سوچتا رہا کہ ایک زبان کی مہارت بھی دینی کاموں میں کتنی ممد و معاون ہو سکتی ہے۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو کام بھی نیک نیتی سے کیا جائے۔ اس میں کمال حاصل کیا جائے اور پھر اسے خدمت خلق کے لئے جماعتی نظام کے ماتحت پیش کیا جائے تو اس میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

میری خواہش اور دعا ہے کہ یہی جذبۂ خلوص و خدمت ہماری جماعت میں عام ہو جائے کیونکہ دنیا کی نجات اور بقاء اب اسی نہج پر کام کرنے میں ہے۔ کوئی احمدی یہ خیال نہ کرے کہ چونکہ میں نے فلاں ڈگری حاصل نہیں کی۔ اس لئے میں دعوت الی اللہ کا کام نہیں کر سکتا۔ یا دوسری جماعتی خدمات بجا نہیں لا سکتا۔ بنیادی چیزیں ایمان، اطاعت اور خدمت کا فراواں جذبہ ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر کامیابی کا حصول ممکن ہے۔

---

**محترم چوہدری مبارک مصلح الدین**

احمد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

اکثر مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے کہ موٹر سائیکل سوار پچھلی سیٹ پر کسی عزیز کو بھی بٹھا لیتے ہیں جن میں سے بعض خواتین بھی ہوتی ہیں بعض اوقات انکی چادر وغیرہ لٹک رہی ہوتی ہے آج کل گرمیوں میں مرد حضرات بھی سر پر کپڑا وغیرہ لیتے ہیں اور یہ بھی بعض اوقات لٹک رہا ہوتا ہے۔ بعض کا قمیض یا کوئی اور حصہ لباس پہیہ کے قریب ہوا سے اڑ رہا ہوتا ہے۔ ایسے کیسز ہوئے ہیں کہ اس قسم کی چادر وغیرہ پہیے کی تاروں (SPOKES) میں پھنس کر مسافر کو نیچے گرانے کا موجب ہوئی ہیں جس سے شدید چوٹ لگنے یا ہڈی ٹوٹ جانے یا سر پر چوٹ لگنے سے ہلاکت کا موجب بھی ہوئی ہیں۔ اس لئے اسے چھوٹی بات نہیں سمجھنا چاہئیے اور اس بارہ میں بہت احتیاط لازم ہے۔ چاہئیے کہ جو بھی پچھلی سیٹ پر سوار ہوں اپنے لباس کو اچھی طرح سمیٹ کر بیٹھیں اور اسبات کا خیال رکھیں کہ کوئی حصہ لٹکنے نہ پائے۔ سائیکل سواروں کو بھی ایسی احتیاط کرنا چاہئیے۔ ایک دفعہ صبح کی سیر کے دوران ساہیوال روڈ پر خاکسار نے دیکھا کہ ایک سائیکل سوار نے آگے سامان باندھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹ پر ایک خاتون جس کی گود میں بچہ تھا کو بٹھایا ہوا تھا اور تیز سائیکلنگ کر کے اسٹیشن پر پہنچ کر گاڑی پکڑنا چاہتا تھا اچانک خاتون کی چادر نیچے لٹک کر پھنس گئی خاتون نیچے گریں لیکن شکر ہے کہ زیادہ چوٹ نہیں آئی تاہم چادر فری وہیل میں بُری طرح پھنس گئی اور سائیکل بالکل جام ہو گیا۔ بہت تگ و دو کے بعد جب اسے نکالنے میں کامیابی نہ ہوئی تو پھاڑ کر الگ کی گئی تب جاکر سائیکل چلنے کے قابل ہوا لیکن ابھی دوبارہ سفر شروع ہی کیا تھا کہ گاڑی سامنے روانہ ہوتی دکھائی دے رہی تھی پس چاہئیے کہ سائیکل سوار بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی کپڑا چادر وغیرہ لٹکنے نہ پائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایکسیڈنٹ وغیرہ سے محفوظ رکھے۔

---

مسعود احمد چوہدری ایڈووکیٹ

## قانونی مشورے

قانونی مشورہ کے کالم کے ساتھ خاکسار حاضرِ خدمت ہے لیکن ایک گزارش ضرور کروں گا کہ کوئی ایسی پالیسی ضرور وضع کرنی چاہیئے کہ آپ یا تو اخبار کے ذریعہ سے ایسے مسائل کے بارے میں قانونی مشورہ طلب کریں جو کہ ہمارے بعض احباب کے لئے پریشانی کا باعث ہوں اور پھر ہمارے وکلاء دوست بذریعہ خط آپ کو ان پر قانونی مشورہ دیں گے جو کہ اخبار میں شائع کیا جا سکتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی بھی دوست کسی بھی مسئلہ کے بارہ میں آپ کو (ایڈیٹر الفضل) کو خط لکھے یا پھر براہ راست وکلاء دوستوں کو بھی احباب خط لکھ سکتے ہیں اور پھر اس پر قانونی رائے جو بھی ہو ایڈیٹر صاحب الفضل کو لکھ دی جائے۔ محض افادۂ عام کے لئے:

بلاشبہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق سینکڑوں مسائل موجود ہیں مگر وکلاء دوستوں کو یہ معلوم نہ ہوتا ہے کونسا مطلوبہ مسئلہ اس وقت ہو سکتا ہے جس کے بارے میں قانونی رائے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ تاہم آج ایک چھوٹے سے مگر عمومی مسئلہ کے بارے میں رائے دوں گا۔

مثلاً سوال ہے کہ اگر ایک شخص فوت ہوتا ہے اور اپنے قانونی وارثان میں نوجوان اولاد کے علاوہ اس کی بیوی بھی زندہ ہو تو کیا بیوی کی دوسری شادی کی صورت میں جو کہ پہلے خاوند کی وفات کے بعد کرے گی وارث کی حیثیت سے پہلے متوفی خاوند کی جائیداد میں سے حصہ لے سکتی ہے جبکہ وہ شادی بھی کر چکی ہے (دوسری)

قانونی طور پر خاوند کیونکہ بیوی کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس لئے بیوی کی دوسری شادی کی صورت میں اسے خاوند کا قانونی تحفظ فراہم

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ :-**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

**مسل نمبر ۲۸۹۰۰** میں خالد احمد بھٹی ولد محمد سرور بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرانیکی لوتیکی ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۷۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خالد احمد بھٹی معلم وقف جدید چک نمبر ۲۴۱ H-L فورٹ عباس ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد سرور بھٹی وصیت نمبر ۱۸۷۵۳ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحمید خان ولد عبداللطیف صاحب دفتر وقف جدید۔

**بقیہ صا کالم ۴**

ہیں۔ اگلے روز ۲۲۔ مئی۔ شام کو ایوانِ محمود ربوہ میں دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نیلوفر ظفر بنت بشیر احمد ظفر بی۔۱ معصوم شاہ سٹریٹ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عطاء الرحمن قریشی دادا موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد ظفر والد موصیہ

**مسل نمبر ۲۸۹۰۲** میں احمد سعید اختر ولد میاں فضل الرحمن صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۶ دارالصدر شمالی ربوہ حال ملتان نے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۴۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد سعید اختر ۵/۶ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منظور احمد منصور مربی سلسلہ ضلع ملتان۔ گواہ شد نمبر ۲۔ قاضی افتخار احمد ولد میاں محمد لطیف وصیت نمبر ۲۴۰۲۹۔

**مسل نمبر ۲۸۹۰۳** میں ساجدہ جمال بنت چوہدری جمال احمد صاحب قوم جٹ چاہل پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

**بقیہ صا**

چاہیئے کہ صرف خاوند کے لئے سکینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے۔ وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں اور جنت کے نمونے دیکھیں اور گھر معاشرے کا مرکز ہو نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۶ مارچ ۹۳ء)

## ضرورت خادم

○ بیت الذکر اسلام آباد کیلئے ایک خادم کی ضرورت ہے خواہش مند احباب اپنے امیر یا صدر کی سفارش سے درخواست ۱۵ جون تک درج ذیل پتہ پر ارسال کریں اور خود بھی آکر مل لیں۔

امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد بیت الذکر گلی نمبر ۸، F/7/3 اسلام آباد

## شعر میں درستی

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

الفضل ۳۱۔ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں میری شائع ہونے والی نظم کے آٹھویں شعر کے دوسرے مصرعے کو یوں پڑھا جائے۔

ہے منواہٹ سب بڑھ کے من کو بہلاؤں تو کیسے

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

**بقیہ : ص۴**

زندگی کی یہ ایک نہایت اہم کڑی ہے ایسی کڑی جس کے بغیر باقی دو کڑیوں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اطفال نہ ہوں تو خدام کہاں سے آئیں اور خدام نہ ہوں تو انصار کہاں سے آئیں۔ گویا کہ بنیادی چیز اطفال ہی ہیں۔ اس لئے اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ تمام جماعتی کاموں میں اپنی عمر کے لحاظ سے جماعت کے بچوں کو ضرور حصہ لینا چاہیئے اور وہی مشن زیادہ بہتر طریق پر اپنا تسلسل جاری رکھ سکتے ہیں جو جماعت کے بچوں کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں چنانچہ مغربی افریقہ میں تو احمدیہ جماعت نے پرائمری سکول سے لے کر سیکنڈری سکول تک جاری کئے ہیں تاکہ ملک کے دیگر بچوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کے بچے بھی صحیح خطوط پر پروان چڑھیں اور دیکھا گیا ہے کہ احمدیہ سکولوں میں تعلیم پانے والے بچے ساری زندگی اس بات کا ایک نمونہ پیش کرتے ہیں کہ ہمارے سکولوں نے دین اور کردار کی طرف کتنی توجہ دی ہے۔

**بقیہ : ص۵**

piety.

It is clear that these Afghan leaders were fighting to grab state power for personal benefit and continue to do so. Afghan struggle is tragic from the Islamic point of view. It was not a jehad by any stretch of imagination and fighting amongst each other for personal power debars it from being even freedom fighters.

The lesson is: we should refrain from calling every war fought by Muslims jehad and save Islam from being given a bad name by its enemies.

Let us all ask for Almighty Allah's forgiveness and pray to Him in all humility to save Kashmiri freedom fighters from the infamous fate in which Afghan fighters have fallen.

GHULAM KIBRIA,
Karachi.

**بقیہ : ص۶**

ہو جاتا ہے البتہ ایک عورت متوفی خاوند کی جائیداد میں اس وقت حصہ دار بطور قانونی وارث متصور ہوگی جس وقت ہی خاوند فوت ہوتا ہے۔ خواہ بیوہ عورت بعد میں شادی کرے یا نہ کرے۔

تاہم اس میں استثناء ضرور موجود ہے کہ ایک عورت Dissolution of Marriage کی صورت میں تنسیخ نکاح کروالیتی ہے۔ جبکہ پہلا خاوند زندہ ہے اور بعد میں دوسری شادی منعقد ہوتی ہے۔ (۱۰) ان حالات میں پہلے خاوند کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا حصہ بطور قانونی وارث نہ لے سکتی ہے اور نہ ہی وہ قانونی وارث متصور ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ: ۷ر جون۔ شدید گرمی اور دوپہر کو لُو چلنے کا سلسلہ جاری ہے۔

○ صومالیہ میں امن وامان قائم کرنے اور قحط زدہ افراد کو خوراک پہنچانے کے لئے اقوام متحدہ کے تحت گئے ہوئے ۲۸۔ پاکستانی فوجیوں کو صومالیہ کے ایک چھاپہ مار جرنیل محمد فرح حدیدی کے چھاپہ مار دستوں نے دھوکے سے شہید کر دیا۔ ۵۰ پاکستانی فوجی زخمی ہیں جبکہ ۶ لاپتہ ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو اغوا کیا گیا ہے۔ یہ پاکستانی فوجی اسلحہ کے ایک ڈپو کو ناکارہ کرنے کے مشن پر گئے تھے۔ اور پاکستانی دستے کے کمانڈر نے صومالی حکام سے یہ یقین دہانی حاصل کی تھی کہ جنرل حدیدی کے چھاپہ مار ان پر حملہ نہیں کریں گے اس کے باوجود پاکستانی فوجیوں کی واپسی پر ان پر حملہ کیا گیا۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک ہنگامی اجلاس میں پاکستانی فوجیوں کی ہلاکت کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے فوجیوں کو اقدامات کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ یہ ہنگامی اجلاس پاکستان کی درخواست پر بلایا گیا تھا۔ ادھر صومالیہ میں امن وامان قائم کرنے اور امداد دینے والے اداروں نے اپنا کام روک دیا ہے۔ بڑی تعداد میں فوجی اور رضاکار صومالیہ سے نکل گئے ہیں۔

○ لاہور ہائیکورٹ میں پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست میں حکومت کے وکیل مسٹر فخرالدین جی ابراہیم نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ کام کے دن سیکرٹری اسمبلی کو گھر پر تحریک عدم اعتماد کا نوٹس نہیں دیا جا سکتا۔ آئین کے مطابق نوٹس اسمبلی کے اندر دیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری کو اغوا کر کے اس سے زبردستی دستخط لئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صبح نوٹس دیا گیا ہوتا تو پرویز الٰہی گروپ سارے شہر میں اس کا ڈھنڈورہ پیٹتا۔ عدالت عالیہ نے گورنر ہاؤس وزیر اعلیٰ سیکرٹیریٹ اور سول سیکرٹیریٹ پنجاب میں اسمبلی توڑے جانے میں شامل تمام سرکاری افسروں کی فہرست طلب کر لی ہے۔

○ پشاور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے سرحد اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے لئے فل بنچ تشکیل دینے کا اعلان کیا ہے عدالت نے رٹ درخواست سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن نے مذاکرات کے لئے انتخابات اور قومی حکومت کے قیام پر اصرار کیا تو مسلم لیگ اس پر غور کرے گی۔

○ میاں شہباز شریف نے پنجاب اسمبلی کے سابق اراکین کو لنچ پر مدعو کیا تو پولیس نے راستے میں ناکے لگا کر جانے والی گاڑیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا تاکہ پنجاب اسمبلی کے گمشدہ سیکرٹری کو تلاش کیا جا سکے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ اگر سندھ سے فوج واپس بلائی گئی تو لسانی تنظیموں میں قتل عام شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے سندھ میں پیپلز پارٹی کو حکومت بنانے سے روکا جا رہا ہے۔ صدر اسحاق نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ افہام وتفہیم کے بارے میں ہمیں نواز شریف پر اعتماد نہیں ہے۔ ہم نواز شریف کی صورت میں ایک اور آمر کو نہیں دیکھنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ صدارتی انتخابات کے لئے آمر کے بیٹے کی حمایت نہیں کی جائے گی۔

○ لاہور اور دیگر شہروں میں گرمی کے زور نے سڑکوں اور دفاتر کو ویران کر دیا۔

○ وزیر اعظم نے سپاہ صحابہ سے مذاکرات کے لئے بھی ایک کمیٹی بنا دی ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے گورنر محمود ہارون اور محترمہ بے نظیر سے ملاقات کی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان حملوں سے ایک بھارتی میجر جنرل شدید زخمی ہو گئے جبکہ تین اعلیٰ افسر ہلاک ہو گئے۔ سات گھنٹے تک فائرنگ جاری رہی۔

○ کراچی میں بجلی کی چوری روکنے کے لئے فوج سے مدد طلب کر لی گئی ہے۔

○ فوج کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ فوج سیاست سے دور رہے اور آئندہ بھی دور رہے گی۔

○ مقبوضہ عرب علاقوں میں داخلے پر پابندی کے خلاف فلسطینیوں اور عربوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے روس اور امریکہ کے وزرائے دفاع میں ملاقات ہوئی۔

○ تاجکستان کی حکومت نے افغانستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر افغانی علاقوں سے تاجک انتہا پسندوں کو مدد دی گئی تو تاجک فوجیں بھی جوابی کارروائی کریں گی افغانستان میں تاجک انتہا پسندوں کے اڈوں پر بمباری کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔

○ ایڈز کا مقابلہ کرنے کے لئے ۱۶۶ ملکوں کے سائنسدان برلن میں ایڈز پر ہونے والی سب سے بڑی کانفرنس میں شریک ہیں۔ اس وقت دنیا میں ۴۰ لاکھ افراد اس بیماری کا شکار ہیں۔

○ باخبر ذرائع نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ نے صدر سے مصالحت کے تمام امکانات کو مسترد کر دیا ہے۔ ایک رکن نے مصالحت کی بات کی تو تمام دیگر وزراء نے اسے مسترد کر دیا۔ وزیر اعظم اس بحث کے دوران خاموش رہے اور کسی ردّعمل کا اظہار نہیں کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم جمہوریت کا تسلسل چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بحران کی اصل وجہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں دھاندلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک مذاکرات کی کسی تاریخ کا تعین نہیں ہوا۔ اگر ہم کسی مسئلے پر لچک پیدا کرتے ہیں تو اسے ہمارے مؤقف سے روگردانی نہ سمجھا جائے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے صومالیہ سے پاکستانی فوجی واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے بوسنیا کے مسلمانوں کو دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑ رکھا ہے لیکن صومالیہ میں استعماری گرفت مضبوط کرنے کے لئے فوجیں بھیج رکھی ہیں۔

○ پی۔ ڈی۔ اے کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت اور پی ڈی اے میں غیر مشروط مفاہمت کا تاثر غلط ہے تاہم افہام وتفہیم شجر ممنوعہ نہیں ہوتی۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرے گی۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

پتہ

کیور ٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟
لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

حبوب مفید اٹھرا — ۲۰ گرام ۱۶/- ، ۶۰ گرام ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص ۴۸۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاق معدہ ۱۰/- روپے ، ۲۰/- روپے
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۳۴ ٹیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴